کہ مین مسلم کو اپنے گھر نہین لایا وہ ایکدن رات کو بیخبر میرے پاس آئے اور مجھہ سے
پناہ مانگے مین اونکو نکال نسکا اب مین قسم کھاتا ہون کہ اگر تو مجھے چھوڑ دے تو مین
اونکو اپنے گھر سے نکال کے تیرے پاس پہنچا دونگا ابن زیاد ملعون نے کہا کہ مین تمہین جانے نہ دونگا
جب تک مسلم کو میرے پاس بلوا نہ دوگے اوسوقت عمر باہلی اوٹھہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا
کہ مین ہانی کو سمجھاتا ہون یہہ کہہ کے ہانی کا ہاتھہ تھام لیا اور کوٹھے پر لیجا کے بہت سے
تشفی دی اور سمجھایا کہ تم مسلم کو بلا دو اپنی جان بچاؤ ہانی نے کہا کہ قسم ہے خدا کی
جب تک میری جان ہے مسلم کو نہ دونگا ابن زیاد لعین یہہ سنتا تھا کہنے لگا کہ مین
بھی قسم کھاتا ہون کہ اگر مسلم کو نہ دوگے تو مین تمہین قتل کرونگا ہانی نے کہا کہ میری
قتل سے کشتہ خون عظیم ہوگا ابن زیاد کے ہاتھہ مین لکڑی تھی اس زور سے ماری
کہ لکڑی ٹوٹ گئی اور ہانی کے مونہہ سے خون بہنے لگا ہانی نے چاہا کہ تلوار کھینچین
ابن زیاد نے غل کیا اوسکے غلامون نے آکے ہانی کو پکڑ لیا جب حسان بن اسما نے
یہہ حال دیکھا تو ابن زیاد شقی سے کہا کہ تو نے مجھے بھیجا تھا کہ کسیطرح ہانی کو لے آؤ
مین بلا لایا اب تو نے اونکے مارنے کا ارادہ کیا ہے ابن زیاد نے بہت گالیان
اوسکو دین اتنے عرصہ مین عمر بن حجاج کو خبر ملی کہ ہانی مارے گئے چونکہ ہانی کی زوجہ
عمر کی بیٹی تھی سنکے برہم ہوا اور بہت سے آدمی اپنے قبیلے کے جمع کرکے ابن زیاد کے
دروازے پر آیا کہ ہانی کے خون کا بدلا لینگے وہ بے قصور مارے گئے ہین جب
ابن زیاد نے آدمیونکی جمعیت دیکھی دروازہ بند کر لیا اور شریح قاضی کو بلا کے کہا کہ

تم سب کو کہہ دو کہ ہانی ابھی تک زندہ ہین قاضی نے کوٹھے پر چڑھ کے پکار دیا کہ ہانی
زندہ ہین یہہ سنکے سب متفرق ہوگئے ابن زیاد لعین نے مسجد مین جا کے سب کو
جمع کیا اور تشفی اور دلاسے کی باتین کرنے لگا اتنے مین خبر آئی کہ حضرت مسلم نے خروج کیا
اوسوقت تک حضرت مسلم کے ساتھ بہت آدمی تھے جب یہہ خبر ابن زیاد نے سنی تو
بہت گھبرایا اور دروازے سب بند کرلئے حضرت کے ہمراہیون نے ابن زیاد کے گھر کو
گھیر لیا اور پتھر مارنے شروع کیئے وہان ابن زیاد کے پاس پچاس آدمی سے زیادہ نہ تھے
اوس لعین نے گھبرا کے کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث کو بلا کے کہا کہ تم جا کے سبکو یزید
کیطرف سے ڈراؤ اور تشفی اور دلاسا دو اور شمر ملعون کو کہا کہ تو جا کے ان سب کو فریب دے
اور حضرت مسلم کیطرف سے برگشتہ کر اشعث نے جا کے ڈرانا شروع کیا کہ شام سے
فوج چلی آتی ہے تم سب لڑ نہ سکوگے اور مفت مین مارے جاؤگے حضرت مسلم کا
ساتھ چھوڑ دو سب کو امان ملیگی اور انعام اور جاگیر پاؤگے یہہ سنکے طمع مال و زر مین سب
حضرت مسلم سے پھر گئے یہانتک کہ شام ہوگئی اوسوقت حضرت مسلم کے ساتھ بیس ۲۰
آدمی سے زیادہ نہ رہے جب یہہ حال حضرت مسلم نے دیکھا اور اونکے مکر اور دغا سے
آگاہ ہوئے نماز کا وقت تھا ایک مسجد مین جا کے نماز پڑھی جب مسجد سے باہر آئے
تو ایک آدمی ساتھ نہ تھا اوسوقت حضرت نہایت گھبرائے اور ایک طرف چلے جب
طوعہ کے گھر کے قریب پہونچے تو حضرت کو پیاس معلوم ہوئی طوعہ اپنے دروازے پر
کھڑی تھی حضرت مسلم نے فرمایا کہ اگر اسوقت ایک کاسہ پانی کا مجھے پلاؤگی تو قیامت

کے دن جناب رسولخدا آب کوثر سے تمہین سیراب کرینگے فوراً وہ ایک کاسہ شربت کا بنا لائی
اور حضرت کو شربت پلا کے کہا کہ یہہ شہر پُرآشوب ہے اور رات کا وقت ہے آپ اپنے
گھر چلے جائیے حضرت مسلم نے کہا کہ اے مادر مین یہان مسافر ہون اور کوئی میرا یہان
نہین ہے کہان جاؤن اگر رات بھر رہنے دے تو حضرت رسالت پناہ بروز قیامت
تجھے پناہ دینگے تو عورت نے پوچھا کہ آپ کون ہین حضرت مسلم نے سب حال بیان کیا
جب وہ حضرت کے حال سے آگاہ ہوئی تو ایک کوٹھری مین آپکو چھپا رکھا اور کھانا
کھلایا جب اوسکا بیٹا بلال باہر سے گھر مین آیا تو اپنی مان کو دیکھا کہ کوٹھری کیطرف اکثر
آتی جاتی ہے اوسنے بار بار آمد رفت کا سبب پوچھا تو عورت نے پہلے انکار کیا پھر بیٹے
کے اسرار سے مجبور ہوئی اور بہت عہد و پیمان لیکے سب حال بیان کر دیا اور ابن زیاد
ملعون نے شہر مین منادی کی تھی کہ جو مسلم کو پکڑ لائے اوسکو بہت انعام ملیگا اور
چارون طرف شہر پناہ کے آدمی معین کیئے تھے کہ کوئی شہر سے باہر جانے نپائے
جب صبح ہوئی تو بلال ملعون نے اپنے باپ سے کہ وہ ابن زیاد کے پہلو مین بیٹھا تھا
حضرت کا سب حال بیان کیا یہہ سنکے ابن زیاد لعین نے ستر آدمی حضرت مسلم کے لانیکو
بھیجے جب حضرت نے آواز گھوڑون کے سمونکی سنی تو سمجھے کہ میری ایذا رسانی کو
آتے ہین اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون فرما کے تلوار اپنی اوٹھالی اور گھر سے
باہر نکل آئے اور لڑنا شروع کیا اکثرونکو حضرت نے واصل جہنم کیا یہان تک کہ اعدا
کوٹھون پر چڑھ کے پتھر مارنے لگے جب حضرت بہت زخمی ہوئے شدت ضعف مین

تھوڑی دیر تک ایک دیوار سے لگ کے کھڑے ہو رہے جب افاقہ ہوا پھر لڑنے لگے
ہر چند وہ ملاعین کہتے تھے کہ آپ اب بھی اگر ابن زیاد کے پاس چلین تو وہ آپکو امان دیگا
چونکہ حضرت کو اونکے قول اور فعل پر اعتماد باقی نتھا قبول نکیا اس عرصے مین ایک
شخص نے حضرت کی پشت پر نیزا مارا کہ حضرت مونہہ کے بل زمین پر تشریف لائے
اوسوقت سب نے ہجوم کر کے حضرت کو پکڑ لیا اور دست مبارک سے تلوار لے لی.
حضرت مسلم نے پھر انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اور بہت روئے عبداللہ نے پوچھا
کہ آپ کیون روتے ہین حضرت مسلم نے کہا کہ مین اپنے واسطے نہین روتا ہون بلکہ
امام حسین علیہ السّلام کیواسطے روتا ہون کہ وہ اس طرف کو روانہ ہو چکے ہونگے
ایسا نہو کہ کوفیون کے مکر و دغا مین مبتلا ہون اے عبداللہ مجھکو اپنے قتل ہونیکا
یقین ہے ایک وصیت تجھسے کرتا ہون کہ تو میرے بعد امام حسین علیہ السلام کو
میرے قتل ہونیکی خبر دینا اور لکھ بھیجنا کہ آپ ہرگز اس طرف قصد نفرمائین اور
اپنے وطن کو ترک نکرین کہ اہل کوفہ وہی ہین کہ جنہون نے آپ کے والد بزرگوار کو
ہمیشہ رنج دیا اور شہید کیا پھر ابن اشعث ملعون حضرت کو پکڑ کے ابن زیاد لعین کے
دروازے پر لے گیا وہان حضرت کو بہت پیاس معلوم ہوئی جب پانی مانگا مسلم
بن عمر شقی نے کہا کہ ہرگز ایک قطرہ بھی پانی ندونگا جب ابن زیاد کے پاس آپ گئے
تو پہلی اوسپر حجت تمام کی اور فرمایا کہ مجھکو اتنے مہلت دے کہ کسی سے کچھ وصیت
کرلون جب اوس شقی نے اجازت دی تو عمر سعد ملعون سے جناب مسلم نے فرمایا

کہ تجھے کچھ قرابت بھی ہے اسلیئے تجھے وصیت کرتا ہون کہ مین سات سو روپیہ کا
یہان قرضدار ہون میری زرہ اور تلوار کو بیچ کے قرض ادا کرنا اور میری لاش کو دفن
کر دینا اور جناب امام حسین علیہ السلام کو لکھ بھیجنا کہ ہرگز ادہر کا قصد نفرمائے آپکو
جہان میرا خط ملے وہین سے دولتخانے کو پھر جایئے بعد اسکے ابن زیاد لعین نے
بکر بن حمران کو کہ حضرت مسلم کے ہاتھ سے زخمی ہو چکا تھا بلاکے کہا کہ تو مسلم کو کوٹھے پر
لیجاکے سر کاٹ لے اور لاش کو نیچے گرا دے وہ ملعون ابن زیاد کے موجب حکم
آپ کو کوٹھے پر لے گیا اوسنے دیکھا کہ ایک شخص سیاہ رنگ کھڑا ہے اور انگلیون کو
اپنے دانتون کے تلے دبایئے ہوئے ہے جب اوسنے تلوار حضرت مسلم پر اوٹھائی تو ہاتھ
اوسکا خشک ہو گیا اوسنے یہہ حال آکے ابن زیاد سے بیان کیا اوس ملعون نے
دوسرے آدمی کو بھیجا اوسکو اسقدر خوف ہوا کہ زہرہ اوسکا آب ہو گیا اور وہ مر گیا
اوسوقت ابن زیاد نے ایک شامی کو بلاکے کہا کہ ہانی کو بھی کوٹھے پر لیجا اور مسلم
اور ہانی دونون کو قتل کر وہ شقی قتل کرکے سر ابن زیاد کے پاس لایا اس ملعون نے
دونو بزرگوار کے سرونکو یزید لعین کے پاس بھیجدیا جسوقت حضرت مسلم نے
خروج کیا تھا اٹھارہوین ذیحجہ کی منگل کا روز تھا اور جب شہید ہوئے تو روز چہارشنبہ
ذیحجہ کی نوین تھی وہان کوفے مین یہہ کیفیت گذری اور یہان جناب امام حسین علیہ السلام
نے مکہ معظمہ کے وارد ہونیکے زمانے سے ذیقعدہ تک کئی مہینے رات دن عبادت
خدا مین بسر کی اور حضرت کے تشریف لانیکی خبر سنکے شیعہ اطراف مکہ سے جوق جوق

اشتیاق زیارت مین آنے لگے اور یہہ حال یزید پلید کو معلوم ہوا سمجھا کہ شیعونکی
جمعیت سے ایسا نہو کہ حضرت خروج کرین اس خوف سے اوس ملعون نے کچھ
فوج مقرر کی کہ حج کے بہانے سے مکہ معظمہ مین جائین اور حضرت کو لے آئین یا شہید
کرین جب یہہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تو اعمال عمرہ کا بجالا کے محل ہوئے نوبت حج
کی بھی نہ پہونچے یہہ خیال کیا کہ اگر یہان رہین گے تو ایسا نہو کہ عین حرم خدا مین
خونریزی ہو اور خانہ کعبہ کی حرمت ضائع ہو نوین تاریخ عرفے کے روز حضرت نے
عراق کا قصد کیا پہلے خطبہ مشتمل حمد الٰہی اور نعت رسالت پناہی پڑہا پھر ارشاد کیا
کہ جو کچھ کے حق تعالے اسنے مقدر کیا ہے وہ ضرور ہوگا موت ہر ذی حیات کے ساتھ ہے
اور مین اپنی مرگ کا بہت مشتاق اور اپنے بزرگوارونکی ملاقات کا نہایت
آرزومند ہون اور خدا نے میرے دفن کیواسطے ایک زمین متبرک اختیار کی ہے
کہ مین اوسکو دیکھتا ہون اوسوقت شیعہ جو حاضر خدمت تھے عرض کرنے لگے کہ
یا مولا اہل کوفہ نے آپ کے والد بزرگوار کے ساتھ جو جو کچھ کیا خوب جانتے ہین
اونکے قول اور فعل پر اعتماد نفرمایئے اور حرم خدا کو نہ چھوڑئے ہم سب آپ کی اطاعت
اور فرمان برداری مین حاضر ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھے چارہ نہین ہے مشیت الٰہی
اسیطرح ہے جو کچھ جد بزرگوار نے فرمایا ہے اونکے حکم کے خلاف نہین کرسکتا ہون
یہہ فرماکے حضرت کوفے کی طرف روانہ ہوئے جب منزل ثعلبیہ مین پہونچے
تو وہان حضرت مسلم کے شہادت کی خبر معلوم ہوئی یہہ خبر سنکے حضرت بہت اندوہناک

ہوئے پھر دوسری منزل مین قاصد جناب امام حسین علیہ السلام یعنی عبداللہ بن
یقطر کے شہادت کی خبر معلوم ہوئی اوسوقت حضرت کی چشم مبارک سے آنسو
جاری ہوئے اور یہہ خبرین سنکے بہت اہل لشکر جو طمع غنیمت اور خواہش مال وزر مین
ساتھ ہوئے تھے ترک رفاقت کرنے لگے فقط عزیز اور اصحاب خاص جو آرزوئے
رفاقت اور تمنائے شہادت مین گھر سے نکلے تھے علاوہ اونکے اور بھی کچھ لوگ
ساتھ رہ گئے جب قریب کوفے کے پہونچے تو حضرت نے اپنے اصحاب کو فرمایا
کہ مشکون مین پانی بھرلو تھوڑی دور وہانسے جاکے ایک شخص نے باواز بلند تکبیر کہی
حضرت نے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ نخلستان نظر آتا ہے دوسرے نے کہا کہ
مین اس راہ سے اکثر آیا ہون یہان کبھی درخت نہین دیکھتے تھے یہہ سوارونکے
نیزے معلوم ہوتے ہین یہہ سنکے حضرت کو یقین ہوا کہ یہہ فوج ہے وہان توقف
فرمایا اور وہان سے قریب ایک پہاڑ تھا اوسطرف متوجہ ہوئے کہ اگر نوبت لڑائی
کی آئی تو پہاڑ پشت پر رہے جب دامن کوہ مین پہونچے تو حرّ ریاحی ہزار سوار
لیئے ہوئے حضرت کے قریب آئے اوسوقت گرمی کی نہایت شدت تھی آپنے
دیکھا کہ حر اور اوسکا سارا لشکر پیاس سے پریشان ہے آپ نے اصحاب کو فرمایا
کہ خیمے یہین نصب کرو اور فوج حر کو سیراب کرو رفیقون نے سب کو پانی پلادیا اس
عرصے مین ظہر کا وقت آیا حضرت نے حجاج بن مسروق کو اذان کا حکم دیا اقامت کیوقت
حضرت خیمے سے باہر تشریف لائے اور درمیان دونون لشکر کے کھڑے ہوکے

بعد حمد و ثنائے حق تعالے فرمایا کہ مین ادہر نہین آیا مگر تم سب نے متواتر خطوط میری
طلب مین بھیجے اور نصرت اور یاری کا وعدہ لکہا اگر اپنے عہد سے برگشتہ ہو گئے ہو
تو مین اپنے وطن پھر جاؤن اور اگر قایم ہو تو عہد و پیمان تازہ کرو یہہ سنکے سب
چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا حضرت نے اقامت کا حکم دیا اور حر سے فرمایا کہ
تجھے اختیار ہے کہ اپنے لشکر مین نماز ادا کرے یا یہان اوسنے عرض کی کہ مین بھی
آپ ہی کے ساتھ نماز ادا کرونگا حضرت نے دونون لشکر کو نماز پڑہائی اور نماز
عصر بھی اسیطرح ادا کی اسکے بعد حضرت نے خطبہ پڑہا اور فرمایا ایہا الناس اگر
خدا سے ڈرتے ہو تو میرے حق کو پہچانو کہ ہم اہلبیت رسالت علم اور کمال اور
عصمت اور بزرگواری کے ساتھ موصوف ہین اور جنہون نے ناحق دعوی کیا
ہے مین خلافت اور ریاست کیواسطے اونسے زیادہ مستحق ہون اگر تم سب اپنی
جہالت پر قایم اور اپنے خطوط و کتابت سے برگشتہ ہو تو پھر جاؤن حر نے کہا کہ قسم
بخدا مین ان خطوط سے کچھ نہین واقف ہون حضرت نے عقبہ بن سمعان سے
فرمایا کہ وہ خط سب لاؤ حر نے وہ خطوط دیکھ کے پھر عرض کی کہ حاشا مین ان خطوط سے
واقف نہین ہون مجھکو ابن زیاد نے بھیجا ہے کہ آپ سے جدا نہون جب تک
اوسکے پاس نہ لیجاؤن یہہ سنکے جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا استغفر اللہ
جب تک زندہ ہون اس ذلت کو گوارا نہ کرونگا اور اصحاب کو حکم فرمایا کہ سوار
ہون جب حضرت نے قدم مبارک رکاب مین رکھا اور قصد کیا کہ وطن پھر جائین

اوسوقت لشکر مخالف نے راہ روکی حضرت نے حر سے پوچھا کہ تمھارا کیا مطلب ہے حر نے عرض کی کہ آپ کو ابن زیاد کے پاس لیجانا مقصود ہے حضرت نے فرمایا کہ مین نجاؤنگا حر نے کہا کہ اگر آپ جانے پر راضی نہین ہین تو مجھکو بھی لڑنے کا حکم نہین ہے مناسب یہہ کہ آپ مدینہ کی راہ چھوڑ کے دوسری طرف روانہ ہون کہ خدا نکرے کہ آپ لیسے بزرگوار سے لڑنے کی نوبت آئے مین نہین چاہتا ہون کہ بروز قیامت اسطرح اوٹھون کہ بال پیشانی کے میرے پاؤن مین اور دونون ہاتھ گردن پر باندھکے جہنم مین لیجائین حضرت نے ناچار مدینے کی راہ کو ترک فرماکے موصل کیطرف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین حضرت کو نیند آگئی جب بیدار ہوئے تو فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون جناب علی اکبر نے پدر بزرگوار سے پوچھا کہ یا حضرت یہہ آپ نے کیون فرمایا آپ نے ارشاد کیا کہ مین اسوقت گھوڑے پر سوگیا تھا خواب مین دیکھا کہ ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس گروہ کے ساتھ موت جاتی ہے یقین ہوا کہ مجھی کو کہتا ہے حضرت علی اکبر نے فرمایا کہ جب ہم حق پر ہین تو موت سے کیا خوف ہے حضرت نے دعائین دین جب منزل قنقطانہ مین نزول اجلال فرمایا تمام شب عبادت مین بسر کی صبح کو وہان سے روانہ ہوئے غرض تھوڑی دور تشریف لے گئے تھے کہ حضرت کا گھوڑا خود بخود رک گیا ہر چند آپ نے بڑھانے کا قصد کیا لیکن نہ بڑھا وہان حر کا بھی لشکر دوسرے

لشکر سے ملحق ہوکے وارد ہوا حضرت نے پوچھا کہ اس زمین کا کیا نام ہے
وہان کے رہنے والون نے عرض کی ماریہ نام ہے اور کربلا بھی کہتے ہین جب
حضرت نے زمین کا نام سنا تو قطرات اشک چشم مبارک سے گرنے لگے اور فرمایا
کہ یہی جگہ میرے شہادت کی ہے ناگاہ ایک سوار ابن زیاد کا خط لیے ہوئے حر کے
پاس آیا اوس خط مین لکھا تھا کہ جس جگہ تجھکو امام حسین علیہ السلام ملین اوسی جگہ
اونکو روکنا کہین جانے نہ دینا اور اوس جگہہ اوتارنا کہ جہان پانی اور آبادی نہو
اور مجھے فوراً اطلاع کرنا حر نے وہ خط پڑھ کر طرفین کے لشکر کو سنایا اور کہا کہ
ابن زیاد نے جو لکھا ہے اوسکے خلاف نکرونگا زہیر نے جناب امام حسین علیہ السّلام
کی خدمت مین عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ان بیدینون سے لڑون آپ نے
ارشاد فرمایا کہ بغیر اتمام حجت کے نہ لڑونگا اور اپنی طرف سے لڑائی کی ابتدا بھی
نکرونگا یہہ فرماکے وہین گھوڑے سے اوتر پڑے اور حکم کیا کہ خیمہ ہاے عصمت
برپا ہون منقول ہے کہ وہ سال ٦١ اکسٹھ ہجری چہارشنبہ کا روز دوسری تاریخ محرم
کی تھی یہہ ساری حقیقت حر نے ابن زیاد کو لکھ بھیجی اوس ملعون نے جناب
امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا کہ مینے سنا ہے کہ آپ کربلا مین آئے ہین اور مجھے
یزید نے لکھا ہے کہ جب تک حسین ابن علی بیعت نکرین مہلت نہ دینا حضرت نے
خط کو پڑھ کے پھینک دیا جب قاصد نے جواب مانگا فرمایا کہ اسکا جواب میرے پاس
نہین ہے خدا اوسپر عذاب نازل کرے جب یہہ امر بعینہ قاصد نے جاکے ابن زیاد

سے بیان کیا اوسوقت آتش عناد اوسکی اور بھی مشتعل ہوئی عمر سعد لعین کو
کررے کی عمارت اوسکے متعلق تھی بلا کے کہا کہ تو فوج لیکے کربلا جا اگر امام حسین
علیہ السلام آئیں تو زندہ میرے پاس لا ورنہ سر کاٹ کے لانا اور اگر تو اس
امر پر آمادہ نہو تو حکومت رے سے باز آ مین دوسرے کو معین کرون اوسنے طمع
دنیا سے لڑنا قبول کیا اور چار ہزار آدمی لیکے کربلا مین آیا یہہ دیکھ کے جناب
امام حسین علیہ السلام نے بھی اپنے لشکر قلیل کو جمع فرمایا اور بکمال فصاحت اور
بلاغت سے خطبہ پڑھا پھر ارشاد کیا کہ میرا کام اب یہان تک پہونچا جو تم دیکھتے ہو
دنیا نے مجھسے مونہہ پھیر لیا اور زندگانی آخر ہوئی اس زمانے کے خلایق نے
حق کو چھوڑ کے باطل کو اختیار کیا جو کوئی خدا اور رسول اور روز جزا سے
ایمان رکھتا ہو اوسکو چاہئے کہ دنیا کو ترک کرے اور راہ خدا مین شہادت کو
باعث سعادت جانے اوسوقت حضرت کے اصحاب مین سے ایک
ایک شخص اوٹھہ اوٹھہ کے عرض کرتا تھا کہ ہم سب جان نثاری کو حاضر ہین
مرتے دم تک قدم مبارک سے جدا نہونگے عمر سعد لعین نے چاہا کہ امام
علیہ السلام کیخدمت مین کسیکو کچھ پیغام لیکے بھیجین لیکن شرم و ندامت سے
کوئی حضرت کی خدمت مین جانا قبول نکرتا تھا کیونکہ اکثر وہی سب تھے
کہ جنہون نے آپ کے پاس طلب کے خط بھیجے تھے کثیر بن عبداللہ نے
عمر سعد سے کہا کہ مین جاؤنگا عمر نے کہا کہ تو جا کے امام حسین علیہ السلام سے پوچھہ

کہ آپ یہان کیون آئے ہین جب وہ لشکر اسلام کے قریب آیا اصحاب نے
اوسکے چہرے سے آثار شرارت دیکھے تو مزاحم ہوئے اور کہا کہ تلوار یہین رکھکے
حضرت کے پاس جا اوسنے قبول نکیا واپس گیا عمر نے مرہ بن قیس کو بغیر
سلاح حضرت کی خدمت مین بھیجا جب وہ سامنے آیا اور عمر کا پیغام بیان کیا
حضرت نے فرمایا کہ مین خود نہین آیا ہون جب تم سبنے متواتر خطوط لکھکے
بلوایا مین آیا اگر میرے آنے سے راضی نہین ہو اور اپنے قول سے منحرف ہو
تو مین ابھی پھر جاؤن اوسنے حضرت کا جواب جاکے عمر سے بیان کیا عمر نے کہا
کہ مین خود چاہتا ہون کہ خدا اس لڑائی سے بچائے اور سارا حال ابن زیاد
لعین کو لکھ بھیجا اوس بدبخت نے لکھا کہ امام علیہ السلام اسوقت میرے
پنجے مین آئے ہین جب تک یزید کی بیعت نکرینگے جانے ندونگا پہلے تو حضرت
سے بیعت طلب کر بعد اسکے جو میری رائے ہوگی حکم دونگا عمر ملعون نے کچھ
حضرت کی خدمت مین نکہا جانتا تھا کہ کبھی آپ قبول نکرینگے اور ابن زیاد نے
مسجد کوفہ مین اہل شہر کو جمع کرکے پہلے یزید کیطرف سے خوف دلایا بعد اوسکے
طمع انعام مال و زر دیکے سبکے دلونکو جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف سے
منحرف کیا اور بہت روپئے تقسیم کئے اور شمر ذوالجوشن کے چار ہزار اور زید کے
دو ہزار آدمی ساتھ کرکے ابن زیاد کے کمک کو روانہ کیا یہان تک کہ بیس ہزار
آدمی عمر سعد لعین کے پاس جمع ہوئے محرم کی چھٹھین تاریخ حبیب ابن مظاہر نے

فوج اعدا کی کثرت دیکھ کے جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی
کہ قبیلہ بنی اسد یہان سے بہت قریب ہے اگر حکم ہو تو جا کے آپ کی نصرت پر
امادہ کرون جب حضرت سے اجازت پائی تو رات کو وہان جا کے قبیلہ بنی اسد کو
آمادہ کیا ایک ملعون نے عمر سعد کو خبر دی کہ قبیلہ بنی اسد کے لوگ جناب
امام علیہ السلام کی حمایت کو جاتے ہین یہہ سنکے عمر سعد لعین نے ازرق شامی کو
چار ہزار آدمی ساتھہ کر کے روانہ کیا وہ ملعون بڑہ کے سد راہ ہوا چنانچہ درمیان
ازرق اور قبیلہ بنی اسد کے جنگ عظیم واقع ہوئی فوج کی تاب مقاومت بنی اسد
نہ لا سکے بہت سے شہید ہوئے اور بقیہ نے ہزیمت اوٹھائی حبیب ابن
مظاہر نے امام علیہ السلام کیخدمت مین آکے سب حال بیان کیا حضرت نے
سنکے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ بعد اوسکے عمر سعد لعین نے پانسو ادمی عمر حجاج
کے ساتھہ کنار فرات پر معین کئے کہ اصحاب امام علیہ السلام ایک قطرہ پانی
لیجانے نہ پاوین وہ دن شدت گرما کے تھے اصحاب نے خدمت امام مین تشنگی کا
شکوہ کیا حضرت نے دست مبارک مین ایک بیلچا اوٹھالیا اور پشت خیمے
سے نو قدم جا کے زمین پر مارا فوراً میٹھے پانی کا ایک چشمہ ظاہر ہوا سب اوس سے
سیراب ہوئے اور کچھہ مشکین بھر لین پھر وہ چشمہ غائب ہو گیا یہہ خبر ابن زیاد
لعین کو پہونچی اوسنے عمر سعد ملعون کو لکھا کہ سنا ہے امام حسین علیہ السلام نے
کوان کھودا ہے اسواسطے تجھکو لکھا جاتا ہے کہ جسطرح عثمان پیاسا مارا گیا تھا

اوسیطرح پانی امام حسین پر بند کرا اور جو کچھہ پانی یہان مشکون مین تھا شدت
گرمی سے خرچ ہوگیا پھر پیاس نے اصحاب امام پر غلبہ کیا حضرت نے جناب
عباس کو بیس سوار اور بیس پیادے اور بیس مشکین ساتھہ کرکے پانی لانیکو
فرات پر بھیجا جب لب نہر پہونچے عمر بن حجاج نے پوچھا کہ تم سب کون ہو
ہلال بن نافع نے کہا کہ مین تیرا چچازاد بھائی ہون اور اصحاب امام کے ساتھہ
پانی لینے کو آیا ہون عمر بن حجاج نے کہا کہ تم پیو تمہین اجازت ہے لیکن اصحاب
امام کو پانی لینے ندونگا ہلال نے کہا افسوس مین تنہا پانی پیون اور اہلبیت
رسالت پیاسے رہ جائین یہہ کہکے ہلال نے اپنے رفقا سے کہا کہ جلد پانی
بھرو جب اصحاب امام پانی بھرنے لگے ابن حجاج اپنی فوج کو لیکے مانع ہوا اور
لڑنا شروع کیا جناب عباس علیہ السلام اور اصحاب نے بہت سے اشقیا کو واصل
جہنم کیا اور خود مع اصحاب صحیح اور سالم المشکین بھرلائے رات کو جناب امام
حسین علیہ السلام نے عمر سعد کو بلایا جب وہ حاضر خدمت ہوا تو حضرت نے
بہت نصیحتین فرمائین مگر اوس شقی کے دل پر کچھہ اثر نہوا عمر سعد کا خدمت امام
مین جانا ابن زیاد کو معلوم ہوا نہایت آشفتہ ہوکے عمر سعد کو خط لکھا کہ تو رات کے
جاکے امام حسین علیہ السلام کی رفاقت کرتا ہے اگر تجھسے یہہ لڑائی سرانجام
نہوسکے تو شمر کے حوالے کر اوس خط کو دیکھہ کے عمر نے شمر سے کہا کہ یہہ خبر تو نے
پہونچائی ہے خدا تجھے جزائے بد دنیا اور آخرت مین دے تو جانتا ہے کہ

کشندہ امام حسین کو دنیا اور آخرت مین کہین نجات نہوگی شمر لعین نے کہا
کہ یہہ سب مین نہین جانتا اگر تجھسے ہوسکے تو خیر ورنہ لشکر میرے سپرد کردے
بہرکیف عمر سعد لعین نے طمع دنیا سے عذاب ابدی اپنی گردن پر لیا نوین
تاریخ محرم کی پنجشنبہ کے روز عمر سعد نے شمر لعین کو پیادونکی افسری دیکے
جناب امام حسین علیہ السلام کے مقابلے کو بھیجا حضرت اوسوقت آرام فرماتے
تھے جناب زینب خاتون نے جگا کے عرض کی کہ دشمن کی فوج لڑنے کو
آمادہ ہے حضرت نے سر مبارک تکئے سے اوٹھایا اور فرمایا کہ اے بہن
اسوقت اپنے نانا اور باپ اور ماں اور بھائی کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے
ہین کہ اے حسین تم اب جلد ہمارے پاس آؤگے یہہ سنکے جناب زینب خاتون
اپنے مونہہ پر طمانچے مارکے رونے لگین پھر جناب عباس علیہ السلام نے آکے
خبر دی کہ اعداے دین لڑنیکو آمادہ ہین آپ نے فرمایا کہ بھائی تم جاکے پوچھو
کہ تمہارا کیا مطلب ہے حضرت عباس نے حسب ارشاد جاکے شمر لعین سے
پوچھا اوس بےحیا نے کہا کہ اگر یزید کی بیعت اختیار کرین تو یزید کے پاس لے
لیجاونگا ورنہ جاہیے کہ لڑنے پر آمادہ ہون حضرت عباس علیہ السلام نے
یہہ جواب حضرت سے آکے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اسکو اس بات پر راضی
کرو کہ کل لڑائی ہو آج کی شب عبادت پروردگار کو وداع کرلین حضرت عباس نے
جاکے کہا اوس شقی نے قبول نکیا اہل لشکر برہم ہوکے کہنے لگے کہ اگر کفار بھی لڑائی

مین مہلت مانگتے ہین تو اونہین جو بجا لی ہے واسطے تجہیز کہ جگر گوشہ رسولخدا
ایک شب کی مہلت مانگے اور تو ندے ناچار وہ راضی ہوا جب رات ہوئی
تو حضرت نے اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ مین تم سب کو اجازت دیتا ہون
کہ اسوقت اندہیری رات ہے جسکا جدہر جی چاہے چلا جائے دشمنون کو فقط مجھے
کام ہے اوسوقت بھی چند آدمی ضعیف الایمان نے حضرت کی رفاقت سے
کنارہ کیا باقی اولاد اور عزیز اور اصحاب مخلص کہ ثابت قدم اور راسخ الاعتقاد تھے
دست بستہ ہو کے عرض کرنے لگے کہ جب تک ہاتھون مین تلوارین اور بدنون
مین جانین ہین قدم مبارک سے جدا نہونگے ابعد اسکے حضرت نے حکم کیا کہ خیمے اہلبیت
عصمت کو ایک دوسرے سے متصل ایستادہ کرین اور چارو نطرف خندق کہود کے
آگ روشن کردین منقول ہے کہ اوس شب بھی اصحاب امام بڑی مشقتون
سے چند مشکین پانی کی لائے حضرت نے فرمایا کہ یہہ پانی آخری ہے پیو اور وضو
اور غسل کرو اور اپنے کپڑے دہو لو کہ تمہارے کفن ہونگے اوس رات کو حضرت
اور آپ کے اصحاب تمام شب مشغول مناجات اور عبادت خدا رہے جب
صبح ہوئی حضرت کے ساتھ اصحاب نے نماز پڑہی اور بعد ادای نماز آپنے
اپنے سپاہ قلیل کی صف لشکر اعدا کے مقابل مین درست فرمائی جب
دونون طرف سے لشکر آمادہ جنگ ہوئے اوسوقت حضرت حر نے دیکھا
کہ اب صلح کا طور نرہا لشکر اعدا سے نکل کے دونون ہاتھ اپنے رو بال سے

باندھے ہوئے جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور آسمان کیطرف
ہاتھون کو بلند کر کے کہا کہ خداوندا میرے گناہ کو عفو فرما اور میری توبہ کو قبول کر
جناب امام علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ حقتعالے رحیم اور کریم ہے توبہ کرنیوالے
کی توبہ قبول فرماتا ہے یہہ فرما کے دونو ہاتھ حر کے کھول دئے تب حر نے عرض کی
کہ یا امام پہلے مینے آپ کو روکا تھا اب امیدوار ہون کہ پہلے مجھے اجازت لڑنے
کی دیجے جب حضرت نے اجازت دی تو میدان جنگ مین آکے بہت سے
اعداے دین کو قتل کر کے درجہ شہادت سے فایز ہوئے بعد اونکے حضرت
کے ایک ایک اصحاب اجازت لیکے صدہا کافرونکو واصل جہنم کر کے شربت
شہادت سے سیراب ہوتے تھے جب سب اصحاب حضرت کے کام آچکے
اور سواے خویشان اور اقارب اور اولاد کے کوئی باقی نرہا تو یہہ سب بزرگوار
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے طالب اجازت جہاد ہوتے پہلے عبداللہ
بن مسلم اپنے عموے بزرگوار سے اجازت لیکے میدان کارزار مین آئے اور
اٹھانوے کافرونکو قتل کر کے شہید ہوئے بعد اونکے محمد بھائی اونکے اپنے
بھائی کے طلب خون مین اجازت لیکے اکثر کافرونکو قتل کر کے روانہ جنت
ہوئے بعد اونکے جعفر ابن عقیل پندرہ بے دینونکو قتل کر کے راہی خلد برین
ہوئے بعد اونکے عبدالرحمان اونکے بھائی سترہ سوار دنکو جہنم مین بھیج کے
فردوس برین مین گئے اونکے بعد عبداللہ فرزند عقیل شہید ہوتے اور

بعض روایت سے ثابت ہے کہ علی فرزند عقیل بھی اس معرکہ مین شہید ہوئے
تھے اونکے بعد محمد اور عون پوتے حضرت جعفر طیار کے بہت سے اشقیا کو فی النار
کر کے روانہ جنت ہوئے جب حضرت قاسم صاحبزادے جناب امام حسن کے
طالب اجازت ہوئے تو جناب امام حسین علیہ السلام نے اونکو اپنے گلے سے لگا لیا
اور اجازت نہین دیتے تھے حضرت قاسم جناب امام حسین علیہ السلام کے پاون پر
گر پڑے اور بہت روئے ناچار حضرت نے اجازت دی جناب قاسم میدان
کارزار مین پینتیس ۳۵ کافرونکو اسفل السافلین مین بھیج کے روانہ بہشت ہوئے
جناب امام حسین علیہ السلام نے آگے بڑھ کے قاتل حضرت قاسم کو ایک تلوار
ماری کہ وہ فی النار ہوا اوسوقت بہت سے لعینون نے حضرت پر حملہ کیا آپنے
صدہا اشقیا کو قتل کیا اسی کشت و خون مین شاہزادہ قاسم کی لاش گھوڑون کی
ٹاپون سے پامال ہوگئی بہرکیف حضرت اپنے سینے سے حضرت قاسم کی لاش کو
لگا کے جہان اور شہدا کی لاشین تھین لے آئے اونکے بعد عبداللہ اور ابوبکر
حضرت قاسم کے بھائی شہید ہوئے اونکے بعد عبداللہ اور عمر اور عثمان جناب
امیر علیہ السلام کے بیٹے درجہ شہادت سے فایز ہوئے پھر جعفر اور عبداللہ اور
محمد اولاد علی ابن ابیطالب علیہ السلام باری باری شربت شہادت سے
سیراب ہوئے اوسوقت جناب عباس علیہ السلام کہ سوا ے جناب امام
حسین علیہ السلام کے سب سے بڑے تھے اجازت کے طالب ہوئے جناب سکینہ نے

حضرت عباس کو دیکھ کے فرمایا کہ اے چچا مین بہت پیاسی ہون اور کل حرم
محترم شدت تشنگی سے اوسوقت بیتاب تھے جناب امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا کہ اے بھائی جا کے پہلے اشقیا سے پانی طلب کرو حضرت عباس نے حسب
ارشاد ہر چند اون بیحیون سے پانی طلب کیا لیکن ایک قطرہ پانی کا کسی نے
ندیا جناب عباس مایوس پھر آئے اور صدائے العطش العطش خیمہ حرم محترم سے
بلند ہوئی یہ سنکے حضرت عباس نے مشک اور نیزا اوٹھالیا اور گھوڑے پر
سوار ہوکے فرات کی جانب روانہ ہوئے اور چار ہزار آدمی عمر سعد نے فرات پر
متعین کیے تھے کہ [illegible] امام سے کسی کو ایک قطرہ پانی لینے ندیا جب جناب
عباس فرات کے قریب پہونچے تو وہ لعین سب مانع ہوئے جناب عباس علیہ السلام
نے اسی سوار اور پیادونکو قتل کرکے اپنے کو فرات تک پہونچایا جب چاہا کہ پانی
پئیں اوسوقت تشنگی جناب سید الشہدا علیہ السلام اور اطفال کو یاد کرکے
پانی نہ پیا فقط مشک کو بھر کے پیاسے ہی خیمہ گاہ کیطرف روانہ ہوئے چارون
طرف سے لشکر کفار نے جمع ہوکے تیر اندازی شروع کی حضرت عباس لڑتے
ہوئے خیمے کی طرف چلے آتے تھے کہ ناگاہ یزید بن ورقا حضرت عباس کے پہلو مین
آیا اور حکیم بن طفیل نے اوس ملعون کی مدد کی اوس شقی نے ایسی ایک تلوار
حضرت کے داہنے شانے پر ماری کہ دست مبارک شانے سے جدا ہوگیا آپ نے
مشک کو بائین کاندھے پر لے لیا اور اوسی ہاتھ سے لڑتے ہوئے چلے آتے تھے

کہ حکیم بن طفیل نے بائین شانے کو بھی جدا کیا اوسوقت حضرت نے مشک کے
تسمے کو دانتون سے تھام لیا ناگاہ ایک تیر سامنے سے ایسا آیا کہ اوس مشک کو
چھید کے سینہ مبارک مین پیوست ہوگیا اور پانی مشک کا بہہ گیا جناب عباس
زخمونکی کثرت کے باعث گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے اوسوقت
جناب امام حسین علیہ السّلام کو پکارا کہ اے بھائی جلد خبر لیجیے جناب سید الشہدا
علیہ السّلام آواز اپنے بھائی کی سنکے فوراً روانہ ہوئے بہت سے کافرونکو
قتل کرکے لاش جناب عباس علمدار تک پہونچے اور گلے سے لگا کے بہت
روئے اور فرمایا کہ اب میری کمر ٹوٹ گئی جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے
ہین کہ حضرت جعفر طیار کیطرح دو پر حقتعالے نے حضرت عباس کو بھی عطا
فرمائے ہین جناب عباس علیہ السلام کی شہادت کے بعد جناب علی اکبر
شبیہ پیغمبر کہ حسن و جمال مین اپنا مثال نہین رکھتے تھے میدان رزم مین تشریف
لائے کوئی لشکر کفار سے جناب علی اکبر کے مقابلے مین نہین آتا تھا خود حضرت
علی اکبر نے حملے کیئے اور ہر حملے مین صدہا کافرونکو تہہ تیغ فرما کے جب شدت
تشنگی سے بیتاب ہوئے تو اپنے پدر بزرگوار کے پاس تشریف لائے اور
فرمایا کہ پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت ہون اگر تھوڑا پانی ملتا تو لشکر
اعدا سے کسی کو زندہ نہ رکھتا جناب سید الشہدا علیہ السّلام یہ سنکے بہت روئے
اور انگوٹھی دست مبارک سے اوتار کے عنایت کی اور فرمایا کہ اسکو منھ

مین رکھو کہ اس سے پیاس معلوم نہو گی اور اب جلد اپنے جد بزرگوار کے ہاتھ سے
حوض کوثر پر سیراب ہو گے پھر حضرت علی اکبر نے اپنے کو لشکر اعدا کے پشت پر لیجا کے
لڑنا شروع کیا اور بہت سے اشقیا کو اسفل السافلین مین بھیجا ناگاہ منقذ بن
مرّہ نے ایک تلوار سر مبارک پر ماری کہ مغز سر تک شگافتہ ہو گیا اوسوقت
حضرت علی اکبر گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے اور گھوڑا حضرت کو لشکر اعدا
مین لے گیا اون بیرحمون نے اسقدر تلوارین مارین کہ جسم مبارک بالکل خون
سے چور ہو گیا حضرت علی اکبر نے اپنے پدر بزرگوار کو صدا دی کہ یا ابتا ادرکنی
اور روح اقدس آپ کی ریاض جنت کی طرف روانہ ہوئی جناب امام علیہ السّلام
بیتابانہ تشریف لے گئے اور صدہا اشقیا کو قتل کر کے اپنے فرزند کی لاش پر
پہونچے اور خاک و خون مین آلودہ دیکھ کے آہ پرسوز سینہ غم اندوز سے
کھینچتے تھے اور زار زار روتے تھے ناچار لاش کو سینہ اقدس سے لگا کے
خیمہ حرم محترم مین لے آئے اوسوقت جناب زینب خاتون کہ حضرت علی اکبر کو
اونھون نے پرورش کیا تھا بیتابانہ روتی ہوئی خیمہ سے نکل آئین اور
بھتیجے کی لاش کو گلے سے لگا کے زار زار روتی تھین اور کلمات پر درد
فرماتی تھین راوی کہتا ہے کہ اوسوقت ایک لڑکا نہایت خوبصورت
خیمے سے باہر نکل آیا اور چارو نطرف خوف سے دیکھتا تھا کہ ناگاہ ہانی بن
بعیث حرامزادے نے ایک تلوار اوس معصوم کو ایسی ماری کہ وہ بھی

شہید ہو گیا جب کوئی اہلبیت نبوت سے سوائے امام مظلوم اور جناب امام
زین العابدین علیہ السلام اور چند اطفال خورد سال کے باقی نر ہا اور امام زین العابدین
علیہ السلام مرض تپ اور اسہال مین مبتلا تھے اپنے پدر بزرگوار کو تنہا دیکھ کے
ہر چند ضعف سے قوت تلوار اوٹھانیکی بھی نہ تھی اوسی حال مین تلوار اوٹھا کے
باہر آنیکا قصد فرمایا جناب کلثوم ہر چند مانع ہوئین حضرت مانتے نہ تھے جب
جناب امام حسین علیہ السلام نے یہہ ارادہ اپنے فرزند دلبند کا دیکھا تو جناب
کلثوم سے فرمایا کہ اے بہن انکو جانے نہ دو کہ میری نسل اور حضرت رسالت کی
ذریت انسے باقی رہے گی اور میرے بعد یہی امام اور خلیفہ میرے ہونگے پھر
حضرت نے فرمایا کہ علی اصغر کو میرے پاس لاؤ کہ وداع آخر کر لون غرض جناب
امام حسین علیہ السلام حضرت علی اصغر کو ہاتھون پر لئے ہوئے خیمے سے باہر آئے
اور لشکر اعدا کیطرف مخاطب ہو کے فرمانے لگے کہ اے دشمنان دین مجھ سے
تم سب عداوت رکھتے ہو اس طفل بیگناہ کا کیا قصور ہے کہ ایک قطرہ پانی بھی
نہین دیتے ہو ناگاہ حرملہ بن کاہل ملعون نے ایک ایسا تیر مارا کہ اوس بچے کے
حلق نازنین سے پار ہو کے بازوے جناب امام علیہ السلام مین پیوست ہو گیا
حضرت نے اوس تیر کو گلے سے اوس معصوم کے کھینچا تو مثل فوارے کے
خون نکلنے لگا وہ جناب خون اوس معصوم کا دست مبارک مین لیکے آسمان کیطرف
پھینکتے تھے اور فرماتے تھے جو کچھ راہ خدا مین صدمے پہونچین وہ سب راحت مین

لکھا ہے کہ ایک قطرہ اوس خون کا زمین پر نگرتا تھا اور وہ صاحبزادہ باپ کے ہاتھون پر
شہید ہوگیا پھر خود حضرت امادہ جہاد ہو کے رخصت آخری کیواسطے خیمے
مین تشریف لائے چند سیدانیان اور اطفال خوردسال جو باقی تھے سب کو
وداع کر کے سپرد بخدا کیا اور صبر و شکیبائی کی وصیت فرمائی پھر جناب زین العابدین
علیہ السّلام کو بلا کے رموز امامت بتائے اور خلیفہ اور جانشین اپنا کیا چونکہ
جناب امام حسین علیہ السّلام اپنی شہادت کو ہمیشہ سے جانتے تھے سفر عراق
کے پہلے کل ودائع انبیا اور اوصیا کو حضرت ام سلمہ کے سپرد فرما گئے تھے اوس وقت
ایک وصیت نامہ لکھ کے جناب فاطمہ صاحبزادی کو اپنی سپرد فرمایا کہ بعد صحت
یہ امام زین العابدین کو دینا بعد اسکے حضرت نے اپنے اسلحہ طلب فرما کے
زیب تن کیئے اور ذوالجناح پر کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
سواری کا گھوڑا تھا سوار ہو کے میدان کارزار مین تشریف لاکے پہلے حجت خدا
سب پر تمام کی پھر طالب مبارزہ ہوئے کوئی لشکر اعدا سے مقابلے کی سبقت
نکرتا تھا ناچار خود آپ نے فوج اعدا پر حملے کرنے شروع کیئے اور ہر حملے مین
سیکڑون اشقیا کو خاک ہلاکت مین ملاتے تھے اوسوقت ابن سعد لعین نے
چار ہزار تیراندازونکو حکم کیا کہ تیراندازی کرین اور خیمے کیطرف بھی کچھ اشقیا جمع
ہوئے حضرت نے پکار کے فرمایا کہ اے کافرو اگر ایمان نہین رکھتے ہو تو حمیت عرب
کیا ہوئی شمر ملعون نے اپنی سپاہ کو منع کیا کہ خیمے کیطرف نجاؤ امام علیہ السّلام

شدت تشنگی مین لڑتے ہوئے فرات کیطرف چلے اوسوقت ہزار سوار اور
پیادون نے حضرت کی راہ روکی سیکڑونکو حضرت نے اوس شدت تشنگی اور
زخمون کی کثرت پر واصل جہنم کیا جب کنار فرات پر پہونچے تو پہلی گھوڑے کو
ارشاد فرمایا کہ پانی پی لے گھوڑا پانی منہہ مین لیکے انتظار تھا کہ پہلے حضرت
پی لین تو مین پیون جب حضرت نے اپنے کف مبارک مین پانی اوٹھایا تو
ایک لعین پکارا کہ آپ پانی پیتے ہین اور لشکر مخالف خیمہ حرم لوٹ رہا ہے
یہہ سنکے اور جناب سکینہ کی پیاس یاد فرما کے پانی دست مبارک سے پھینک دیا
اور فرمایا کہ آج کا روزہ حوض کوثر پر اپنے جد بزرگوار کے ساتھہ افطار کرونگا
پھر وہان سے خیمے مین تشریف لاکے مخدرات عصمت اور طہارت کو امر بصبر
فرما کے میدان مین تشریف لائے لکھا ہے کہ اوس روز نو سو پچاس آدمی
فوج اعدا کے حضرت نے دست حق پرست سے واصل جہنم کئے تھے جب
عمر سعد لعین نے دیکھا کہ اب کوئی میری لشکر سے لڑنے کا ارادہ نہین کرتا ہے
تو بہت حراسان ہوا اور طمع انعام مال و زر دیکے چار ہزار تیر اندازون کو بھیجا
کہ حضرت پر تیر اندازی کرین وہ اشقیا چارون طرف سے حضرت پر تیر برساتے
تھے جب زخمون کی کثرت سے حرکت کی قوت باقی نرہی حضرت نے کچھہ توقف
فرمایا اس عرصے مین ابو الحتوف ملعون نے ایک تیر پیشانی مبارک پر مارا آپ نے
سر اقدس آسمان کیطرف بلند کرکے ارشاد کیا کہ خداوندا تو دیکھتا ہے

کہ تیری خوشی کیواسطے مین دشمنون کے ہاتھ سے کیا کیا ستم اوٹھاتا ہون یہہ فرماکے
دامن مبارک اوٹھایا اور چاہا کہ پیشانی پاک کرین ایک تیر زہر آلودہ جسمین تین
شعبے تھے سینۂ بے کینہ مین پیوست ہوا حضرت نے بسم اللہ و باللہ و علے
ملت رسول اللہ فرمایا اور اوس تیر کو سینۂ اقدس سے اپنے کھینچا مثل فوارے
کے خون جاری ہوا لکھا ہے کہ حضرت خون کو کف مبارک مین لیکے آسمان
کیطرف اوچھالتے تھے لیکن ایک قطرہ زمین پر نگرتا تھا اور تھوڑا خون لیکے
روی اقدس اور ریش اطہر پر ملا اور فرمایا کہ مین اسیطرح اپنے جد بزرگوار کی
ملاقات کرونگا پھر گھوڑے سے اوترکے پیادہ ہوئے کوئی ملعون آگے آنیکی جرات
نکرتا تھا مالک بن بشیر لعین نے عقب سے ایک تلوار فرق مبارک پر ماری
کہ عمامہ کٹ کے سر اقدس تک زخم پہونچا تمام عمامہ خون سے آلودہ ہوگیا اوسوقت
وہ جناب کثرت ضعف سے زمین پر بیٹھ گئے شیخ مفید علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ
ایک چھوٹا لڑکا جناب امام حسن علیہ السلام کا کہ اوسکا عبداللہ نام تھا اپنے چچا کا
یہہ حال دیکھہ کے بیساختہ دوڑا زینب خاتون نے ہرچند چاہا کہ اوسکو روکین
لیکن وہ حضرت کے پاس چلا آیا ابجر بن کعب لعین نے چاہا کہ تلوار فرق
امام پر لگائے اوس صاحبزادے نے دونو ہاتھ اپنے بڑہا دئے کہ چچا کو تلوار
کے صدمے سے بچائے دونو ہاتھ اوس بچے کے ضرب شمشیر سے قلم ہوگئے
اور وہ تڑپنے لگا اوس معصوم کو امام نے اپنے آغوش مین لے لیا اوسوقت

حرملہ لعین نے ایک ایسا تیر اوس معصوم کو مارا کہ حضرت کی گود مین شہید ہوگیا پھر
صالح بن وہب نے ایک ایسا تیر حضرت کو لگایا کہ وہ جناب غش کر گئے لکھا ہے
کہ اوس روز سواے تیر کے زخمون کے ستر زخم شمشیر کے اور ستر جراحتین نیزہ
کی جسم اطہر پر نمایان تھین اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین سو
بیس جراحتین ظاہر تھین اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ مجموع زخم
نیزہ اور تیر اور شمشیر ایک ہزار نوے تھے اور سب زخم سامنے حضرت کے تھے
کوئی زخم پشت مبارک پر نتھا اوسوقت وہ کافر سب چارونطرف سے ہجوم کرکے
تلوارین مارنے لگے سنان اور خولی اور شمر ملعون بقصد قتل قریب آئے پہلے
خولی لعین آگے بڑھا ہاتھ تھرانے لگے مجبور ہوکے اپنے ارادے سے باز رہا
سنان ملعون نے سر اقدس جدا کیا لیکن روایت مشہور یہہ ہے کہ جسنے پنجتن کا
خاتمہ کیا وہ شمر بے حیا تھا اوسوقت تمام آسمان زمین کانپنے لگے افلاک خونی
رنگ ہوگئے زمین پر ہواے تیرہ چلی یہہ شفق کی سرخی اوسی روز سے نمایان
ہوئی لکھا ہے کہ جب حضرت کے گھوڑے نے دیکھا کہ آقا میرا شہید ہوا اون
کافرون پر اوسنے حملہ کیا یہان تک کہ چالیس اشقیا کو واصل جہنم کیا اور خون
امام سے اپنی پیشانی آلودہ کرکے خیمے کیطرف روانہ ہوا اوسوقت جناب زینب نے
یہہ حال دیکھ کے سر کے بال کھول دئے اور تمامی اہلبیت مین قیامت کا کہرام
بپا ہوا وقت شہادت عمر شریف ستانون برس کی تھی یہہ واقعہ جانسوز دسوین

محرم روز جمعہ سن اکسٹھ ہجری مین واقع ہوا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ کے ساتھ تخمیناً چہ برس اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ انیس برس رہے اور بائیس برس خود امامت فرمائی مزار شریف کربلائے معلی مین ہے اوس جناب نے بعد شہادت اہلبیت اطہار پر جو جو اسیری کی مصیبتین راہ کی صعوبتین ابن زیاد اور یزید کے دربار مین جانا زندان کوفہ اور دمشق کا الم اوٹھانا مدت العمر اپنے وارثون پر رونا کربلا مین کئی دن کے بعد لاشہا ے شہدا کا دفن ہونا یہ سب امور جو جو کچھ گذرے کتب مبسوطہ مین مذکور ہین ؁

چوتھا شعبہ جناب سید الساجدین علیہ السلام کے حال مین

اور اوسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ فضایل اور ولادت مین

وہ جناب چوتھے امام ہین اسم شریف حضرت کا علی علیہ السلام ہے اور کنیت ابو محمد ہے اور القاب زین العابدین اور سجاد اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہین ولادت باسعادت حضرت کی پندرہوین جمادی الاوّل روز جمعہ چھتیسوین سال ہجری مین واقع ہوئی اور بنا بر ایک قول کے تاریخ ولادت پنجشنبہ جمادی الثانی کی پندرہوین ہے اور بعضے علما نے لکھا ہے کہ وہ روز نہم شعبان انیسوان سال ہجری کا تھا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ شعبان کی پانچوین کو ہفتہ کے دن پیدا ہوئے اور کشف الغمہ مین حضرت صادق علیہ السلام سے

روایت کی ہے کہ وہ جناب سن اڑتیس ہجری مین شہادت جناب امیرالمومنین
علیہ السلام کے دو سال قبل مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے اسم شریف حضرت کے
والد بزرگوار کا جناب امام حسین علیہ السلام ہے اور والدہ ماجدہ آپ کی بادشاہ
عجم یزدجرد کی بیٹی شہربانو مین منقول ہے کہ جب عبداللہ بن عامر نے خراسان کو
فتح کیا اور یزدجرد بادشاہ عجم کی دو بیٹیان عثمان کیواسطے بھیجین اوسنے ایک
جناب امام حسن علیہ السلام کو اور دوسری جناب امام حسین علیہ السلام کو دی اور
اونسے جناب امام زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہ اوسی زمانے مین
انتقال کر گیئن جناب امام حسین علیہ السلام کی کنیزون سے ایک کنیز نے آپ کو
پالا یہہ روایت غیر مشہور ہے اور بنابر مشہور کے کلینی نے بسند معتبر جناب امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب دختر یزدجرد کو عمر کے پاس لائے
تو اونکا شہرہ حسن سنکے دختران مدینہ دیکھنے کیواسطے جمع ہوئین اور جب وہ
مسجد مین آئین تمام مسجد اونکے نور حسن سے روشن ہوگئی عمر نے چاہا نقاب اٹھاکے
اونکے چہرۂ نورانی کو دیکھے اونہون نے اپنی زبان مین کہا ہرمز کا دن سیاہ ہو
کہ تو اوسکے ناموس کیطرف ہاتھ اوٹھاتا ہے عمر نے کہا یہہ گبرزادی مجھے دشنام دیتی ہے
پھر چاہا کچھ اذیت پہونچائے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اوسکی باتین
سمجھتا ہے نہین تو کیونکر جانتا ہے تجھے گالیان دیتی ہے پھر عمر نے حکم کیا کہ اسے بیچ ڈالو
حضرت نے فرمایا کہ شاہزادیان اگرچہ کافر ہون اونکا بیچنا جایز نہین ہے آپنے کہا

مسلمانون مین سے جسے چاہے پسند کرے کہ اوسی کے ساتھ نکاح کر دیا جائے
اور بیت المال سے مہر ادا ہو عمر نے حسب ارشاد اون مخدومہ کو اجازت دی اور خیار دیا
وہ فوراً اوٹھ کھڑی ہوئین اور ہر طرف اہل مجلس کو اسطرح دیکھنے لگین جسطرح
کوئی کسیکو تلاش کرتا ہو دفعتاً جناب امام حسین علیہ السلام پر نظر جا پڑی بڑھکے
آپ ہی کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے
فارسی مین پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے عرض کی جہان شاہ فرمایا کہ بیٹے شہر بانو تیرا
نام رکھا اونہون نے کہا کہ یہ نام تو میری بہن کا ہے حضرت نے
فرمایا تو نے سچ کہا بعد اسکے حضرت اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کیطرف
متوجہ ہوئے اور ارشاد کیا کہ اس سعادتمند کی خوب حفاظت کرنا اور باحسان
پیش آنا کہ اس سے ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا کہ جو تمہارے بعد بہترین مخلوقات
ہوگا اور یہ میرے اوصیا اور اولاد طیبہ کی مان ہوگی الغرض جناب امام
زین العابدین علیہ السلام اونہین سے پیدا ہوئے جناب امام محمد باقر علیہ السلام
فرماتے ہین کہ میرے پدر بزرگوار علی ابن الحسین علیہ السلام کسی نعمت خدا کو
یاد نکرتے تھے مگر سجدہ شکر بجا لاتے تھے اور جب کلام اللہ مین آیہ سجدہ تلاوت
فرماتے تھے سجدہ کرتے تھے اور جسوقت نماز واجب سے فارغ ہوتے تھے
سجدہ کرتے تھے اور جب حق تعالی کسی امر خوفناک سے یا کسی مکار کے
مکر کو دفع فرماتا تھا سجدہ کرتے تھے اور جب دو آدمیون مین آپ کے سبب سے

صلح ہوتی تھی تو سجدہ کرتے تھے حضرت کے ہر موضع سجود سے سجدہ کا نشان
ظاہر تھا اس وجہ سے حضرت کو سجاد کہتے تھے اور دوسری روایت مین جناب
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار کی
پیشانی نورانی پر کثرت سجود سے جو گھٹے پڑجاتے تھے سال مین دو مرتبہ
کاٹے جاتے تھے اسی سبب سے حضرت کو ذو الثفنات کہتے تھے اور ثفنہ
بسکون فا اون گھٹون کو کہتے ہین کہ جو زمین پر بیٹھنے سے اونٹ کے زانو
اور سینے پر پڑجاتے ہین اور کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ ایک روز وہ حضرت
محراب عبادت مین کھڑے ہوئے پروردگار عالم سے مناجات کر رہے تھے
شیطان اژدہے کی صورت بن کے ظاہر ہوا چاہا کہ حضور قلب مین خلل ڈالے
حضرت اوسکی طرف ملتفت بھی نہوئے پھر اوس لعین نے قریب آکے پائے
مبارک کے انگوٹھے مین کاٹا حضرت نے اسپر بھی خیال نکیا جب نماز سے
فارغ ہوئے اوسوقت آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شیطان ہے فرمایا کہ دور ہو
اے ملعون پھر عبادت مین مشغول ہوئے اوسوقت ہاتف غیبی نے تین
مرتبہ کہا کہ انت زین العابدین اسی وجہ سے حضرت کا لقب زین العابدین ہوا
اور علما نے جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب زین العابدین
علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار پر بیس برس روئے اور ایک روایت مین چالیس
برس بھی لکھا ہے اور جب حضرت کے سامنے کھانا آتا تھا تو روتے تھے اور

جسوقت پانی آتا تھا تو اسقدر روتے تھے کہ آنسو ونسے ملکے مضاف ہو جاتا تھا ایک روز حضرت کے ایک غلام نے عرض کی فدا ہون آپ پر یا ابن رسول اللہ مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ آپ روتے روتے ہلاک ہو جائین اور مین ماخوذ ہون فرمایا کہ مجھے غم اور شکایت کسی سے نہین ہے مگر خداوند عالم سے اور حقتعالی کیطرف سے مین اون امور کو جانتا ہون کہ تم نہین جانتے ہو پھر ارشاد کیا کہ کوئی وقت ایسا نہین ہے کہ مجھے فرزند فاطمہ کا شہید ہونا یاد آتا ہو اور گریہ گلوگیر نہوتا ہو اور دوسری روایت مین اسطرح وارد ہے کہ آپ نے غلام کے جواب مین فرمایا کہ حضرت یعقوب بارہ فرزند رکھتے تھے ایک فرزند اونکی نظر سے غایب ہوا اوسکے غم مین اسقدر روئے کہ روتے روتے نابینا اور خمیدہ پشت ہو گئے حالانکہ علم نبوت سے جانتے تھے کہ میرا فرزند زندہ ہے اور مینے تو اپنے باپ بھائی چچا ستر عزیزونکو اپنی آنکھون کے سامنے شہید ہوتے دیکھا اور ظالمون نے میرے ہی سامنے اونکے سر ونکو تن سے جدا کیا پھر کیونکر میرے دل کا غم کم ہو منقول ہے کہ حضرت مع چند اصحاب ایک دیہہ مین تشریف رکھتے تھے ایک مادہ آہو سامنے آکے اپنے ہاتھ زمین پر مارنے لگی حاضرین مین سے ایک نے پوچھا کہ یا حضرت یہہ کیا کہتی ہے فرمایا کہ یہہ کہتی ہے کہ فلان ہاشمی میرے بچے کو پکڑ لایا ہے اوسنے اسوقت تک دودہ نہین پیا ہے امیدوار ہون کہ آپ حکم کرین کہ وہ میرے بچے کو لے آئے کہ مین اوسے دودہ پلا کے سپرد کر دون

حاضرین خدمت سے ایک کو شک ہوا امام علیہ السلام نے ایک آدمی اوس ہاشمی کے بلانے کو بھیجا جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ یہہ مادہ آہو تمہارا شکوہ کرتی ہے کہ تم اوسکے بچے کو پکڑ لائے ہو اور اوسنے اب تک دودہ نہین پیا ہے تم اوسے حاضر کرو کہ وہ دودہ پلا کے تمہارے سپرد کردے اوس مرد ہاشمی نے فوراً اوسکے بچے کو حاضر کیا جب اوس ہرنی نے اپنے بچے کو دیکھا تو بہت خوش ہو کے دودہ پلانے لگی آپ نے اوس مرد ہاشمی سے فرمایا کہ بحق میری قرابت کے تم اس بچے کو مجھے بخش دو اوسنے بخش دیا حضرت نے اوس مادہ آہو سے اوسکی زبان مین کچھہ فرمایا اوسنے بھی کچھہ کہا پھر بچے کو ساتھہ لیکے چلی گئی۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

زہری سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان نے حاکم مدینہ کو لکھا کہ جناب زین العابدین علیہ السلام کو گرفتار کرکے یزید کے پاس بھیجدے اوس ملعون نے حضرت کو گرفتار کرکے زنجیر و طوق مین مسلسل کیا اور بہت سے اشقیا حفاظت کو معین کیئے زہری کہتے ہین یہہ سنکے مینے چاہا کہ حضرت کو جاکے سلام کرون بدقت تمام اون اشقیا سے اجازت لیکے اوس جناب کیخدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ پاے مبارک مین زنجیر اور گلے مین طوق ہے مین بہت رویا اور عرض کی کاش آپ کی جگہہ مین ہوتا اور آپ محفوظ رہتے حضرت نے فرمایا کہ اے زہری تمہین گمان ہے کہ یہہ سب مجھپر شاق ہے اور مین اسے دفع نہین کرسکتا ہون

ایسا نہیں ہے اگر چاہوں تو ابھی دفع کر دوں لیکن خود چاہتا ہوں کہ اسی حال میں
رہوں تاکہ عذاب خدا مجھے یاد رہے یہہ فرما کے اپنے ہاتھہ پاؤں زنجیر سے نکال لیئے
پھر اوسیطرح زنجیر پہن لی اور فرمایا کہ دو منزل سے زیادہ انکے ساتھہ نجاؤنگا زہری
کہتے ہیں کہ چار دن کے بعد دیکھا کہ جو لوگ حضرت پر موکل تھے وہ مدینہ میں
پھر آئے ہیں اور آپ کو ڈہونڈہتے ہیں میںنے جا کے کیفیت پوچھی کہنے لگے
کہ عجب حال ہے ہم سب تمام شب جاگتے رہے اور حفاظت کرتے تھے جب
صبح ہوئی تو محمل میں سوا ئے زنجیر کے کچھہ نظر نہ آیا زہری کہتے ہیں کہ میں اوسکے بعد
عبدالملک کے پاس گیا تو اوسنے آپ کا حال پوچھا جو سنا تھا بیان کیا عبدالملک نے
کہا کہ جس روز حضرت نگاہ بانوں کے پاس سے غائب ہو گئے تھے اوسی دن
میرے پاس آئے اور کہا کہ مجھسے تجھے کیا کام ہے اوسوقت مجھپر ایسا خوف
غالب ہوا کہ اونحضرت کے بہ نسبت کسی ضرر پہونچانے کا ارادہ نکر سکا بلکہ کہا
کہ اگر منظور ہو تو آپ میرے پاس تشریف رکھیں کہ میں آپکو بہت عزت اور
احترام سے رکھونگا حضرت نے کہا کہ مجھے منظور نہیں ہے یہہ فرما کے وہ جناب
چلے گئے پھر میںنے نہ دیکھا اٹھارہویں محرم اور بعضے نے لکھا ہے کہ پچیسوین
محرم کو سن چورانوے ہجری میں ولید بن عبدالملک لعین نے حضرت کو زہر سے
شہید کیا اور بعضوں نے ہشام بن عبدالملک کو لکھا ہے دو برس جناب
امیر علیہ السلام کے ساتھہ اور بیس برس جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ رہے

اوسنے اپنے پدر بزرگوار کے بعد چونتیس ۳۴ برس خود امامت فرمائی مجموع ستانون برس زندگانی کی کشف الغمہ مین اٹھانون برس لکھا ہے اور بعض روایت سے اونسٹھ برس بھی ثابت ہوتا ہے مدفن آپ کا قبرستان بقیع ہے ایک روایت مین وارد ہے کہ جناب جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا کہ جب حضرت کو دفن کر چکے تو اوس جناب کی سواری کا ناقہ جس مقام پر بندھا رہتا تھا وہان سے توڑا کے مزار شریف پر آیا باوجود یکہ پہلے اوسنے مدفن مبارک کو دیکھا بھی نہ تھا اپنے سینے کو مرقد مقدس پر رکھہ کے بیقراری کرتا تھا اور آنکھون سے آنسو جاری تھے جب یہہ خبر جناب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہوئی تو آپ خود ناقے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ صبر کر اور اپنے مقام پر پھر جا خدا تجھے برکت عطا کرے یہہ سنتے ہی وہ ناقہ وہانسے اپنے مقام پر آیا بعد تھوڑے عرصے کے پھر وہ اوسی طرح مرقد مطہر پر جا کے بیتابی سے رونے لگا پھر جو حضرت کو خبر ہوئی فرمایا کہ اسکو اپنے حال پر چھوڑ دو کہ نہایت بیتاب ہے آخر اوس ناقے نے اسقدر بیقراری کی کہ بعد تین دن کے ہلاک ہوگیا لکھا ہے کہ اوسپر حضرت نے پچیس حج کئے تھے اور کبھی ایک تازیانہ بھی نہ مارا تھا۔

ساتوان شعبہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے حالات مین

اور اوسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ فضائل اور ولادت مین

وہ جناب پانچوین امام ہین اسم شریف حضرت کا محمد اور کنیت ابو جعفر اور لقب باقر اور شاکر ہے آپ کے پدر بزرگوار کا اسم مبارک امام زین العابدین علیہ السلام ہے اور والدہ ماجدہ آپ کی فاطمہ ہین کہ وہ جناب امام حسن علیہ السلام کی بیٹی تھین اور کنیت اونکی ام عبداللہ مشہور ہے ولادت باسعادت حضرت کی پہلی ماہ رجب سن ستاون ہجری مین جمعہ یا دوشنبہ کو مدینہ طیبہ مین واقع ہوئی اور مولانا اردبیلی نے حدیقۃ الشیعہ مین تاریخ ولادت ماہ صفر کی تیسری لکھی ہے اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ جابر بن یزید کہتا ہے کہ ایک روز مینے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حقتعالے نے جو قرآن مجید مین فرمایا ہے

وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ملکوت سماوات اور ارض سے کیا مراد ہے جسکو حقتعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھایا حضرت نے دست مبارک آسمان کیطرف بلند کیے اور فرمایا کہ دیکھ مینے جو نظر کی تو دیکھا کہ آپ کے دست مبارک سے آسمان تک ایک نور ساطع ہے کہ آنکھین خیرہ کرتی ہین بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ ایسطرح حضرت ابراہیم نے ملکوت سما و ارض کو دیکھا پھر ہاتھ میرا تھام کے ایک حجرے مین لیگئے وہان آپ نے لباس بدلے اور مجھے فرمایا کہ آنکھین بند کرلے

مینے آنکھین بند کرلین ایک لحظہ کے بعد مجھسے پوچھا کہ توکہان ہے مینے عرض کی کہ میری آنکھین بند ہین مجھے کچھ خبر نہین کہ مین کہان ہون فرمایا کہ اسوقت تو اوس ظلمات مین ہے جہان ذوالقرنین کا گذر ہوا تھا مینے عرض کی کہ حکم ہو تو آنکھین کھولون حسب حکم جو آنکھین کھولین تو ایسی تاریکی تھی کہ مقام قدم بھی معلوم نہوتا تھا پھر حضرت نے تھوڑی دور لیجا کے پوچھا کہ اب توکہان ہے عرض کی کہ مجھے کچھ خبر نہین فرمایا کہ اوس سرچشمہ پر ہے جس سے خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا تھا اسیطرح پانچ عالمون مین مجھے لیگئے اور فرمایا کہ اسیطرح حضرت ابراہیم نے بھی ملکوت آسمان اور زمین دیکھی تھی جسطرح تونے دیکھا او معلوم کر کہ بارہ عالم ہین جو امام کہ دنیا سے گذرتا ہے انہین عالمون مین سے ایک عالم مین رہتا ہے اوسوقت تک کہ صاحب الامر ظہور کرین بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ آنکھین بند کرلے تھوڑے عرصے مین فرمایا کہ اب آنکھین کھولدے جب آنکھین کھولین تو اپنے کو آپ کے دولت سرا مین پایا پھر حضرت نے اپنا لباس اول پہن لیا اور جہان پہلے بیٹھے تھے وہان تشریف لائے جابر کہتے ہین کہ جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ مدت سیر تین ساعت تھی۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

سبب شہادت کا یہہ ہے کہ ایک سال ہشام بن عبدالملک حج کرنیکو مکہ معظمہ مین آیا اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام بھی حج کو تشریف لیگئے تھے جناب

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین بھی اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ
تھا مناسک حج سے فارغ ہو کے بیٹنے عین حرم مین جہان حاجیون کا مجمع تھا
بیان کیا کہ اوس خدا کا شکر کرتا ہون جسنے جناب رسالتمآب کو مبعوث
بحق کیا اور ہم سب کو اونکے باعث سے خلق مین بزرگ اور مکرم کیا خوشا
حال اوسکا جو ہماری اطاعت کرے اور شقی اور بدبخت وہ ہے جو ہم سے
دشمنی اور مخالفت کرے یہ خبر ہشام کو پہونچی وہان مصلحت نہ دیکھی کہ ہم سے
کچھ تعرض کرے دمشق چلا گیا مین بھی پدر بزرگوار کے ساتھ مدینہ طیبہ مین آیا
دمشق سے اوس لعین نے عامل مدینہ کو لکھا کہ محمد ابن علی اور جعفر ابن محمد کو
میرے پاس روانہ کر اوس ملعون کے حسب طلب جب مین پدر بزرگوار کے
ساتھ دمشق مین پہونچا تو تین دن تک اوس شقی نے نہ بلایا چوتھے روز
وہ بدبخت اپنے تخت حکومت پر بیٹھا اور سامنے دورویہ فوج کو مسلح اور مکمل
ایستادہ کر کے میرے پدر بزرگوار کو طلب کیا مین بھی ساتھ تھا جب حضرت
وارد مجلس ہوے دیکھا کہ بہت سے اوسکے اہل صحبت تیراندازی کی مشق
کرتے ہین ہشام نے تیر اور کمان حضرت کے دست مبارک مین دیکے
تیراندازی کی تکلیف دی آپ نے پہلی عذر کیا جب اوسنے بہت مبالغہ
کیا ناچار آپ نے تیر و کمان اوٹھا کے قوت امامت سے پہلے ایک تیر
نشانے پر مارا بعد اوسکے نو تیر پے در پے ایسے مارے کہ پیکان ایک کا

دوسرے کے سوفار مین پیوست ہوتا گیا یہہ دیکھ کے اوس لعین کے چہرے کا
رنگ متغیر ہوگیا یہہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ تیر اوسکے دل پر لگتے تھے بہر کیف
ظاہر مین حضرت کی تعریف کی اور کہا کہ اے ابوجعفر تم تو عرب اور عجم مین
سب سے زیادہ تیراندازی کے ماہر فن ہو آج تک ایسی نادر اندازی
نہین دیکھی یہہ ظاہر مین کہا اور دل مین پشیمان ہوا کہ کیون حضرت سے
تیراندازیکو کہا اس سوچ مین سر جھکا لیا اور آپکی ہلاکت کے قصد مین ہوا
جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اور میرے والد بزرگوار اوس
شقی کے برابر کھڑے تھے جب حضرت کے اور میرے قیام کو طول ہوا تو
اوسوقت والد بزرگوار کو غصہ آیا اور معمول آپ کا یہہ تھا کہ جب غصے ہوتے
تھے تو آسمان کیطرف دیکھتے تھے اور آثار غضب پیشانی انور سے ظاہر
ہوتے تھے الغرض ہشام آپ کو غضب مین دیکھ کے ڈرا اور اپنے تخت پہ
بلایا جب نزدیک پہونچے تو اوٹھ کھڑا ہوا اور پدر بزرگوار کو گلے لگایا اور
اپنے داہنے طرف بٹھایا پھر مجھے گلے لگا کے حضرت کے داہنے جگہ دی بعد اسکے
والد بزرگوار کیطرف متوجہ ہو کے کہنے لگا کہ قبیلہ قریش کو چاہئے عرب و عجم پر
فخر کرین کہ آپ سا شخص اونمین ہے یہہ فرمائیے کہ یہہ تیراندازی آپ نے
کس سے سیکھی اور کتنے عرصے مین حاصل ہوئی حضرت نے فرمایا کہ تو
جانتا ہے کہ اسکا چرچا اہل مدینہ مین بہت ہے جوانی مین چند روز مجھے بھی

اسکا شغل تھا پھر اوس زمانے سے آج تک کمان بھی ہاتھ مین نہ لی تونے
اصرار کیا اور قسم دی تو بیٹے کمان اوٹھائی ہشام نے کہا کہ اسطرح کی تیراندازی
کبھی نہ دیکھی تھی آیا جعفر بھی آپکے مثل ہین حضرت نے فرمایا کہ حق تعالے اسنے
علم و کمال ہم اہلبیت پر ختم کیا ہے اور ایک دوسرے سے میراث پاتے آئے
ہین اور زمین ہم سے خالی نہین رہتی ہے ایک ہم مین سے ایسا صاحب علم
وکمال ہر زمانے مین زمین پر موجود رہتا ہے کہ دوسرے اون امور مین قاصر
ہوتے ہین جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب یہہ کلام اوسنے
آپ سے سنا تو روے سیاہ اوسکا سرخ ہوگیا اور سیدھی آنکھہ ٹھیری کر لی
یہ سب علامتین اوس شقی کے غصے کی تھین اور ایک ساعت تک سر جھکائی
سکوت مین رہا پھر سر کو اوٹھایا اور عرصے تک آپ سے گفتگو کرتا رہا
چونکہ منظور اختصار ہے اور یہہ حدیث طولانی تھی اسیقدر پر اکتفا کیا آخر مین
اوس شقی نے کہا کہ جو حاجت ہو طلب کرو پدر بزرگوار نے فرمایا کہ جب سے
ادھر آیا ہون میرے اہل و عیال خائف ہونگے چاہتا ہون کہ مجھے رخصت کر
غرض اوسکی اجازت سے وہ جناب وہانسے رخصت ہوکے مدینہ مین پہونچے
چونکہ حال شہادت لکھنا منظور ہے اسیلئے جو جو کچھہ تکلیفین اثناے راہ
مین تا ورود مدینہ حضرت پر گذرین باعث طول روایت اور بنظر اختصار
ذکر اوسکا ترک کیا الغرض قطب راوندی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر جناب

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ زید ابن حسن کو
بہ نسبت اوقاف اور تبرکات جناب رسولخدا کے میرے والد بزرگوار سے
نزاع تھی وہ کہتے تھے کہ مین امام حسن علیہ السّلام کا بڑا بیٹا ہون جناب
رسولخدا کے تبرکات پاونگا اولاد امام حسین علیہ السلام سے مستحق زیادہ ہون
پس ایک دن زید ابن حسن زید یعنی میرے چچا کو قاضی کے گھر لیگیا اور اثناے
نزاع مین کہا کہ چپ رہو اے فرزند کنیز یہہ سنکے چچا نے کہا کہ تف ہو اوس
نزاع پر کہ جسکے درمیان مین ماں کا نام آئے جب تک زندہ ہون تم سے
کلام نکرونگا وہان سے اوٹھ کے میرے پدر بزرگوار کی خدمت مین آئے اور
کہنے لگے کہ یا اخی مین زید ابن حسن سے اب کبھی گفتگو نکرونگا اور مجھے آپ پر
وثوق اور اعتماد ہے اگر آپ اسمین تعرض نفرمائیگا تو میرا حق ضایع ہوگا جب
زید ابن حسن کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ میرے والد بزرگوار اپنے بھائی کیطرف سے
تعرض کرینگے تو خوش ہوا کہ مین لوگون کے سامنے حضرت کو خفیف اور بیقدر
کرونگا اِس قصد سے ایک روز والد بزرگوار کی خدمت مین آیا اور کہا کہ
میرے ساتھ قاضی کے گھر چلیے جب حضرت اوسکے ساتھ مکان سے باہر
تشریف لائے تو زید ابن حسن کو نصیحتین فرمائین کہ اس دعوی باطل سے باز آؤ
اور دوستان خدا سے بے سبب نزاع نکرو اگر منظور ہو تو معجزہ دیکھاؤن
کہ تم جانو کہ مین حق پر ہون اور حق میرے ساتھ ہے یہہ چھری جو تمھارے

ہاتھ مین ہے اور مجھسے چھپائے ہوئے ہو اگر میرے حق ہونے پر گواہی دے
تو تمہین یقین ہوگا زید نے کہا کہ البتہ یقین ہوگا حضرت نے چھری سے
مخاطب ہوکے فرمایا کہ اے چھری تو زید کے پاس سے جدا ہو اور قدرت خدا
سے گویا ہو فوراً وہ چھری جدا ہوئی اور بزبان فصیح کہنے لگی کہ اے زید تو
ستمگار ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام حق پر ہین اور تجھسے اولیٰ ہین اگر اس
مخاصمت سے باز آ تو بہتر ورنہ تجھے ہلاک کرونگی یہہ سنکے زید بیہوش ہوکے
زمین پر گر پڑا حضرت نے اوسکا ہاتھ تھام کے اوٹھا لیا پھر فرمایا کہ یہہ پتھر
جسپر کھڑے ہو اگر خدا کی قدرت سے کلام کرے تو اقرار کروگے کہ حق میری
طرف ہے زید نے کہا ہان اوسوقت وہ پتھر اس شدت سے حرکت مین آیا
کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے اور جسطرف حضرت کھڑے تھے مطلق حرکت
نہوئی اور گویا ہوا کہ اے زید تو ظلم کرتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام تجھسے اولیٰ
بحق ہین اونکی خصومت سے دست بردار ہو ورنہ تجھے قتل کرونگا پھر زید
بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا حضرت نے ہاتھ پکڑ کے اوٹھا لیا اور فرمایا کہ
یہہ درخت جو قریب ہے اگر میرے حق ہونے پر گواہی دے تو تجھے
باور ہوگا زید نے کہا ہان آپ نے اوس درخت کو بلایا اوسنے اپنی جگہہ
سے حرکت کی اور زمین کو شگافتہ کرتا ہوا حضرت کے قریب آیا اور اپنی
شاخون سے آپ کے سر مبارک پر سایہ کیا اور قدرت خدا سے گویا ہوا کہ

اے زید تو ستمگار ہے اور محمد حق پر ہین ان باتون سے دست بردار ہو ورنہ
تجھے ہلاک کرونگا پھر زید بیہوش ہو کے گر پڑا پدر بزرگوار نے ہاتھ تھام کے
اوسے اوٹھایا اور درخت اپنی جگہ پر پھر گیا یہہ دیکھ کے زید نے قسم کھائی کہ اب
محمد باقر علیہ السلام سے نزاع نکرونگا حضرت اپنے دولتخانے تشریف لائے اور
زید اوسی روز شام روانہ ہوا جب عبد الملک مروان کی مجلس مین پہونچا تو اوس
سے کہا کہ مین ایک جادوگر اور دروغ گو کے پاس سے آتا ہون تجھے جایز نہین ہے
کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو زندہ رہنے دے پھر جو کچھ معجزے دیکھے تھے
بیان کیے یہہ سنکے عبد الملک نے والی مدینہ کو لکھا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو
قید کرکے میرے پاس بھیجدے اور زید سے کہا اگر مین تجھے حکم کرون کہ امام
محمد باقر علیہ السلام کو قتل کر تو کریگا اوسنے کہا ہان جب عبد الملک کا خط والی
مدینہ کو پہونچا اوسنے لکھا کہ یہہ جواب جو مین تجھے لکھتا ہون تیری مخالفت اور
نافرمانیکی راہ سے نہین ہے بلکہ از راہ دولتخواہی اور نصیحت کے لکھتا ہون
کہ تو نے جسے قید کرکے بھیجنے کو لکھا ہے وہ ایسا شخص ہے کہ روے زمین پر
مثل اوسکی عفت اور زہد اور عبادت اور ورع مین کوئی نہین ہے جسوقت
محراب عبادت مین مشغول قرأت اور تلاوت ہوتا ہے تو وحوش اور طیور
اوسکی آواز حزین کے سننے کو جمع ہوتے ہین جسطرح حضرت داؤد زبور تلاوت
کرتے تھے اور دانا ترین خلایق اور نرم دل ہے اور سعی اوسکی عبادت اور

تضرع اور زاری مین سب سے بڑھی ہوئی ہے تیری بقا سے ۔ دولت کے لیئے
مناسب نہین جانتا ہون کہ ایسے شخص سے تو تعرض کرے اور تیری عمر
اور دولت پر کوئی آسیب پہونچے کسواسطے کہ حقتعالی اپنی نعمت کو بندونسے
تغیر نہین کرتا ہے جب تک بندے خود شکر نعمت سے اپنے کو متغیر نکرین جب
والی مدینہ کا جواب عبدالملک کے پاس پہونچا مضمون نامہ کو پسند کیا اور
خوش ہوا کہ اوسنے اوسکی تشنیع پر مبادرت نکی بلکہ میری خیرخواہی کی بعد اسکے اوس
خط کو زید کو پڑھکے سنایا اوسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حاکم مدینہ رشوت
لیکے حضرت سے مل گیا ہے عبدالملک نے زید سے کہا اب کوئی حیلہ تیرے
نزدیک ایسا ہے کہ جسکے ذریعہ سے امام محمد باقر علیہ السلام سے انتقام لین
اوسنے کہا ہان حضرت کے پاس جناب رسولخدا کے ہتیار اور زرہ اور انگوٹھی
اور عصا وغیرہ تبرکات ہین تو وہ سب اونسے طلب کر اگر وہ تیرے پاس نبھیجین
تو تجھے اونکے قتل کا معقول حیلہ ہاتھ آئیگا اور لوگون کے نزدیک بھی معذور
ہوگا یہ سنکے عبدالملک نے حاکم مدینہ کو لکھا کہ لاکھ درہم حضرت کے پاس
بھیجدے اور جناب رسولخدا کے تبرکات اونسے طلب کر جب یہ نامہ حاکم مدینہ کو
پہونچا تو وہ والد بزرگوار کی خدمت مین آیا اور خط پڑھکے سنایا آپ نے
جواب مین فرمایا کہ مجھے چند دنون کی مہلت دے والی مدینہ نے قبول کیا
حضرت نے کچھ اسباب کہ جسمین وہ چیزین بھی تھین جسے عبدالملک نے

طلب کیا تھا حیا کر کے حاکم مدینہ کے پاس بھیجد ئے حاکم مدینہ نے وہ سب
خلیفہ کے پاس بھیجا عبدالملک دیکھ کے بہت خوش ہوا اور زید کو بلا کے
وہ اسباب دکھائے زید نے دیکھ کے کہا کہ حضرت نے تجھے دھوکھا دیا ہے
انمین جناب رسولخدا کے تبرکات مین سے کوئی چیز نہین ہے عبدالملک نے
پدر بزرگوار کو لکھا کہ آپ نے روپے لے لیئے اور رہنے جو چیزین مانگین تھین
وہ نہ بھیجین آپ نے اوسکے جواب مین لکھا کہ جو کچھ نینے دیکھا تیرے پاس بھیجدیا
تجھے یقین ہو یا نہو ظاہر مین عبدالملک نے آپ کی تصدیق کی اور اہل شام کو
بلا کے اپنے فخر کے لیئے وہ چیزین دکھائین کہ یہہ جناب رسولخدا کے تبرکات
میرے پاس آئے ہین اودہر ظاہر مین زید کو قید کیا اور کہا کہ مین نہین چاہتا ہون
کہ اولاد جناب فاطمہ کے خون مین آلودہ ہون ورنہ تجھے قتل کرتا اور ایک خط
میرے والد بزرگوار کو لکھا کہ آپکے چچازاد بھائی کو آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون
کہ وہ آپ ہی کے پاس رہے اور جسطرح مناسب ہو آپ اوسکو تادیب فرمائین
اور ایک زین حضرت کے واسطے تحفہ بھیجا اور لکھا کہ آپ اسپر سوار ہون جب
زید حضرت کی خدمت مین آیا تو وہ جناب علم امامت سے فوراً سمجھ گئے کہ یہہ
سب مکر او رحیلہ ہے اسکو فقط میرے شہید کرنیکے لیئے بھیجا ہے زید سے فرمایا
کہ وائے تجپر تو نے کس امر عظیم کا ارادہ کیا ہے اور کیسا امر شنیع تیرے ہاتھ سے
جاری ہوتا ہے تو سمجھتا ہے کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس زین کو کس درختکی

لکڑی سے بنایا ہے اور اسمین کیا چیز تعبیہ کی ہے لیکن شہادت میری اسیطرح
مقدر ہے کچھ چارہ نہین غرض اوس زین کو گھوڑے پر رکھکے حضرت سوار
ہوئے چونکہ وہ زین زہر سے آلودہ کیا ہوا تھا فوراً زہر اوسکا جسم اقدس مین
سرایت کر گیا جب پھر آئے تو اوسی زہر کے باعث تمام بدن مبارک ورم کر گیا
اور آثار موت آپ پر ظاہر ہوئے کفن منگوایا اوسمین کچھ سفید کپڑے تھے کہ حضرت
نے جسکو پہن کے احرام باندہا تھا فرمایا کہ یہہ کپڑے میرے کفن مین شریک
کرنا تین دن آپ اوسی درد و الم مین رہے تیسرے دن اپنے آباے کرام
سے ملحق ہوئے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ زین آجتک
میرے پاس ہے جب مین اوسے دیکھتا ہون تو مجھے اپنے والد بزرگوار کی
شہادت یاد آتی ہے اور وہ زین میرے پاس اوسوقت تک رہیگا کہ حضرت
کے خون کا عوض دشمنو نسے لون چند روزون مین زید ابن حسن ؓ رد مین مبتلا
ہوکے مجنون ہوگیا ہذیان بکتا تھا اور نماز بھی ترک کر دی تھی یہان تک کہ واصل
جہنم ہوا ملا باقر مجلسی علیہ الرحمۃ جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ قطب راوندی کی روایت
سے جو حضرت کی شہادت عبدالملک بن مروان کے حکم سے ظاہر ہوتی ہے
یہہ مخالف اقوال مشہورہ اور تواریخ کے ہے شاید اصل مین ہشام بن عبدالملک تھا
ہشام اور بن کاتب سے سہواً چھوٹ گیا ہو اور علما نے لکھا ہے کہ آپ کو ابراہیم
بن ولید کے حکم سے زہر دیا شیخ مفید علیہ الرحمۃ اور اکثر علما سال وفات ایک سو چودہ

روز دوشنبہ ساتوین ذیحجہ لکھتے ہین بقیع مین اپنے پدر بزرگوار کے پہلو مین دفن
ہوئے وقت رحلت عمر شریف ستاون برس کی تھی جناب امام حسین علیہ السلام
کے ساتھ چار سال اور جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کے ساتھ چونتیس ۳۴
برس وش مہینے رہے اور اونیس ۱۹ برس خود امامت فرمائی ــــ

آٹھوان شعبہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے حال مین اوسمین ۷ شگوفے ہین +

پہلا شگوفہ ولادت اور فضائل مین

وہ جناب چھٹھین امام ہین اسم مبارک حضرت کا جعفر ہے اور کنیت ابو عبد اللہ
اور القاب صادق اور صابر اور طاہر ہین بنا بر مشہور کے ولادت باسعادت
آپ کی مدینہ منورہ مین سترہوین ۱۷ ربیع الاول اور بقولے غرہ رجب روز دوشنبہ
یا جمعہ کو سال تراسی ہجری مین واقع ہوئی والد بزرگوار اوس جناب کے
جناب امام محمد باقر علیہ السلام ہین اور والدہ ماجدہ آپکی ام فروہ ہین کہ وہ قاسم
بن محمد بن ابی بکر کی بیٹی تھین اور فاطمہ بھی نام تھا قطب راوندی علیہ الرحمۃ نے
روایت کی ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ
آپکے بعد کون امام ہوگا فرمایا کہ محمد باقر کہ شگافندہ علم ہے پھر سائل نے پوچھا
کہ بعد اونکے کون امام ہوگا آپ نے فرمایا کہ جعفر اور اہل آسمان اونھین صادق

کہتے ہین سایل نے عرض کی انکے نام مین صادق کی خصوصیت کیون ہے آپ
سب معصوم اور صادق ہین حضرت نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے جناب
امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ نے
فرمایا کہ جب فرزند میرا جعفر بن محمد پیدا ہو تو اوسکا صادق نام رکھنا اسلیئے
کہ اوسکی اولاد سے پانچوین پشت مین ایک فرزند ہوگا اوسکا نام بھی جعفر
ہوگا جھوٹ امامت کا دعویٰ کریگا خدا کے نزدیک وہ جعفر کذاب یعنی
خدا پر افترا کرنیوالا ہے یہہ فرما کے جناب زین العابدین علیہ السلام روئے
اور ارشاد کیا کہ گویا جعفر کذاب کو دیکھتا ہون کہ اوسنے اپنے وقت کے
خلیفہ ظالم کو امام پنہان کے تفحص کرنے پر برانگیختہ کیا ہے امام غایب سے
مراد صاحب الامر علیہ السلام ہین اور سید ابن طاوس علیہ الرحمۃ ربیع سے کہ
وہ دربان منصور دشقی کا تھا روایت کرتے ہین کہ وہ کہتا ہے ایک دن منصور نے
مجھے بلا کے کہا کہ تو دیکھتا ہے لوگ جعفر ابن محمد کی کیا کیا باتین آ کے بیان
کرتے ہین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ مین نسل تک اونکی برباد کر دونگا بعد
اسکے اپنے ارکان دولت سے ایک شخص کو طلب کیا اور کہا کہ ہزار سوار
جرار اپنے ساتھ لیکے مدینہ منورہ جا اور بیخبر جعفر ابن محمد کے گھر مین جا کے اونکا
اور اونکے فرزند موسی کاظم کا سر کاٹ کے میرے پاس لے آ جب وہ امیر
مع لشکر مدینہ منورہ پہونچا تو حضرت نے اپنے ملازمون سے فرمایا کہ دو اونٹ

میرے دروازے پر باندھ دو اور خود مع اولاد محراب عبادت مین
مشغول دعا ہوئے حضرت موسی کاظم علیہ السّلام فرماتے ہین کہ مین اپنے
دروازے پر کھڑا تھا کہ وہ شخص مع فوج میرے دروازے پر آیا دونون
اونٹون کا سر کاٹ کے ایک کیسہ مین رکھکر منصور کے پاس لیگیا اور
اوس سے کہا کہ تونے جو حکم کیا تھا مینے اوسکی تعمیل کی اور کیسہ منصور کے
سامنے رکھدیا جب منصور نے اوسے کھلوایا تو اونٹون کا سر پایا متعجب
ہوکے پوچھا کہ یہہ کیا ہے اوسنے کہا کہ جب مین جعفر کے گھر مین گیا تو مجھے
دوران ہوا اور مکان میری نظرون مین تیرہ وتار ہوگیا دروازے پر دو شخصونکو
دیکھا مجھے یہہ معلوم ہوا کہ جعفر اور اونکے فرزند موسی ہین سپاہیون کو حکم کیا
کہ سر اونکا کاٹ لو وہ جب سر کاٹ لائے مین اوسے کیسے مین رکھ کے
تیرے پاس لے آیا منصور نے کہا کہ جو کچھہ تونے دیکھا ہے ہرگز ہرگز کسی سے
بیان نکرنا وہ کہتا ہے کہ منصور جب تک زندہ رہا مینے یہہ معجزہ کسی سے نکہا

دوسرا شگوفہ شہادت مین

جب بنی امیہ کا سلسلہ منقطع ہوا اور خلافت ابو العباس سفاح کو پہونچی کہ
وہ اول خلفائے بنی عباس سے تھا اوسنے ایک روز جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام کو مدینہ طیبہ سے طلب کیا لیکن معجزات اور مکارم اخلاق آپکے

دیکھ کے کوئی اذیت ندی آپ کو مدینہ رخصت کر دیا جب منصور دوانقی اپنے
بھائی کے بعد خلیفہ ہوا اور شیعون کی کثرت سے مطلع ہوا تو آپ کو عراق مین
بلا بھیجا اور اکثر حضرت کے قتل کا ارادہ کرتا تھا مگر ہر مرتبہ حضرت کے معجزے
دیکھ کے باز رہا چنانچہ ابن بابویہ اور شہر آشوب اور بھی علما نے روایت کی
ہے کہ منصور دوانقی نے ایک دن تلوار منگوا کے سامنے رکھی اور چرمی
فرش بچھوا دیا پھر حضرت کو شہید کرنیکے ارادے سے بلایا اور اپنے دربان سے
کہ اوسکا ربیع نام تھا کہا کہ جسوقت حضرت آئین اور مین اونسے باتون مین
مشغول ہون اور اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارون تو فورًا اونکو قتل کرنا ربیع کہتا ہے
کہ جب حضرت کو اوس شقی کے سامنے لے آئے اور منصور کی نظر چہرہ اقدس پر
پڑی مرحبا کہکے کہنے لگا کہ اے ابو عبد اللہ مینے اسواسطے آپ کو تکلیف دی تھی
کہ آپ کا قرض ادا کرون اور جو حاجت ہو روا کرون اور بہت سی عذرخواہی
کر کے حضرت کو رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ تین دن کے بعد آپ کو مدینہ
منورہ روانہ کر دے ربیع کہتا ہے کہ جب مین اوس شقی کے پاس سے
باہر آیا حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ یہہ تلوار اور چرمی
فرش جو آپ نے ملاحظ فرمایا اوس لعین نے آپ ہی کے شہید کرنیکو منگوایا تھا
کون سی دعا آپ نے پڑھی کہ اوس شقی کے شر سے محفوظ رہے حضرت نے
وہ دعا مجھے بتا دی اور دوسری روایت مین ہے کہ جب ربیع حضرت کی

خدمت سے پھرا تو آپکے منصور سے پوچھا کہ اے خلیفہ کیا سبب ہوا کہ وہ
تیرا غصہ خوشی سے بدل گیا منصور نے کہا کہ جب حضرت میرے پاس آئے
تو مینے دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدہا میرے پاس آیا اور غصے سے دانت پیستا ہے
اور بزبان فصیح کہتا ہے کہ اگر تو نے امام علیہ السلام کو کچھ آسیب پہونچایا تو تیرا گوشت
ہڈی سے جدا کرڈالونگا مین خائف ہوکے اپنے ارادے سے باز رہا الغرض
بار بار اسیطرح شہید کرنیکے قصد سے آپ کو بلاتا تھا اور معجزات دیکھ کر ڈر سے
رخصت کر دیتا تھا آخر کار منصور لعین نے والی مدینہ کو انگور زہر آلودہ بھیجے کہ
کسی حیلہ سے حضرت کو کھلائے اوس ملعون نے وہ انگور آپکو تحفہ دیا جب آپنے
اوسمین سے نوش فرمایا فوراً زہر کے آثار ظاہر ہوئے اور روح اقدس نے
ریاض جنت کیطرف انتقال کیا ابن بابویہ اور اکثر علما نے لکھا ہے کہ منصور کے
حکم سے حضرت شہید ہوئے اور کلینی علیہ الرحمہ اور بعض بعض علما نے روایت
کی ہے کہ جب حضرت کی وفات کا وقت قریب ہوا تو چشم مبارک کھولی اور
فرمایا کہ میرے عزیزونکو جمع کرو جب سب خویش و اقربا جمع ہوئے حضرت نے اونکی
طرف دیکھ کے فرمایا کہ میری شفاعت اوسے نصیب نہوگی جو نماز صبح کو خفیف
سمجھے اور اعتنا نکرے بعد اسکے آپ نے ہر ایک کو موافق مصلحت وقت
وصیّت فرمائی اور بظاہر از راہ تقیہ جناب موسی کاظم علیہ السلام کو وصی نفرمایا
چنانچہ بعض روایت مین وارد ہوا ہے کہ ایک اعرابی ابو حمزہ ثمالی کے پاس کہ وہ